

صحرائے کربلا میں اب عصر کی گھڑی ہے  
نہراء کا لادلا ہے اور شمر کی چھڑی ہے  
اغوش فاطمہ پر کیونہ بجلیا نہ نہ ٹوٹے  
نازوں کا پالا بیٹا جلتی نہ میں پہ تڑپے  
سولہ بھر کا پیاسا اور دھوپ بھی کڑی ہے  
قرآن کی سورتیں ہیں بکھری ہوئی نہ میں پر  
چہرے لہو بھرے ہیں ٹکرے ہیں تن کہیں پر  
نہرا کی کھکشانہ سے کرب و بلاء سچی ہے  
دمریا کی سمت دیکھا عباس یاد آیا  
کس بی کسی میں دیکھو بھائی تمہارا آیا  
ٹوٹا ہے مجھ پر لشکر ٹوٹی کمر مری ہے  
اٹھارہ سال والا نظرونہ میں پھر رہا ہے  
نیزے کے ساتھ جسکا دل بھی نکل گیا ہے  
پیری میں یونہ مصیبت شہیر پر گری ہے  
رہ رہ کر قبر اصغر دل کو جلا رہی ہے  
چہ ماہ کے پسر کی بس یاد رہی ہے  
ہاتھوں سے جسکی میت خود ہی دفن کری ہے

سوکھے ہوئے لبونے نانا کوھے پکارا  
نرخمی ہونہ اب تو او بیٹے کو دو سہارا  
سجدہ بجاؤنہ اخر طاقہ کہانہ میری ہے  
برہان دیں کا باغ صحتہ ہمیشہ مہکے  
مہکے عزاء کا گلشن مولیٰ طع کے دم سے  
اشک برہان دیں سے دعوتہ ہری بھری ہے  
مولیٰ رہو سلامتہ سائر میں پنجن کے  
کرتے رہو دعائیں حق میں یہ مردوزن کے  
غمخوارونہ کی زبان پر ہر دم دعاء یہی ہے  
سائر میں پنجن کے سجدہ بجا رہے ہیں  
اب اخری دعاء سے امتہ بجا رہے ہیں  
اور چل رہا ہے خنجر گردن اتر رہی ہے  
ظلمتہ میں قبر کی جب کوئی نہ ساتھ ہوگا  
برہان دیں کا اس دم ہاتھوں میں ہاتھ ہوگا  
گھبرانہ اے جمالی برہان دیں ولی ہے